حج بین الاقوامی اسلامی اخوت کا مظہر

حج فریضۂ اسلامی ہے

حج ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے اس کی فرضیت کے بارے میں قرآن کا یہ اعلان بالکل صاف ہے،" ولله على الناس حج البيت من الاستطاع اليه سبيلا" جولوگ مالی اور جسمانی حالت کے لحاظ سے حج کی استطاعت رکھتے ہیں ان پر حج فرض ہے، استطاعت کے باوجود حج سے اعراض پر پیغمبر اسلام نے بڑے سخت الفاظ میں وعید سنائی ہے فرمایا ہے کہ جو صاحب حیثیت ہوائے نفس کا شکار ہو کر اس فریضے سے گریزاں ہو تو خدائے بے نیاز کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر

حج یادگار ابراہیمی ہے

حضرت ابراہیم نے جب خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کرلی تو خدا نے ان کو حکم دیا کہ اب ساری دنیا میں اعلان کردو" وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلىٰ كل ضامر يأتون من كل فج عميق" تاریخ انسانی گواہ ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پکار میں اس بلا کی طاقت تھی کہ پوری دنیا اس پر گوش برآواز ہوگئی آج پورے عالم کے مسلمانوں کا جوق درجوق صدائے ابراہیمی پر لبیک کہتے ہوئے والہانہ انداز میں آنا اس بات کی سچی علامت ہے کہ صدق واخلاص کائنات کو تسخیر کرنے کی بے پناہ طاقت رکھتے ہیں کاش آج کا مسلمان اس راز کو سمجھنے کے لیے تیار ہو اور اپنی زندگی کو ایثار و قربانی، اخلاص وسچائی سے آراستہ کرکے تسخیر کائنات کا حوصلہ پیدا کرسکے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ سرفرازی ومقام بلند ایک دو دن کی قربانی کے نتیجے میں حاصل نہیں ہوا بلکہ ان کو پیشوائی وامامت اس منزل تک پہونچنے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو صبر آزما مراحل اور خاردار وادیوں سے گزرنا پڑا ہے تب جاکر یہ رتبۂ بلند ان کو حاصل ہوا ان کی زندگی تمام مسلمانان عالم کے لیے ایک جیتی جاگتی مثال اور نمونہ ہے کہ ان کی طرح قربانیاں پیش کرکے دنیا کی امامت آج بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

حج الوہیت وحدانیت کا منارۂ بلند

"ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركا وهدى للعالمين" (دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا) اس روئے زمین پر خدا کی وحدانیت کا مرکز اول خانہ کعبہ ہے اس مرکز کا ہونا ضروری تھا تاکہ یہ انسانوں کی توجہات، ان کی آرزوئں، تمناؤں اور ان کے احساسات وجذبات اور ان کے عشق ومحبت کی جلوہ گاہ بن سکے چونکہ مکہ جغرافیائی اعتبار سے دنیا کے بالکل وسط میں ہے اس لیے اس مرکز کی حیثیت دینا ہر اعتبار سے موزوں تھا چنانچہ خدا نے یہاں اپنا گھر تعمیر کرا کر اس کو تمام انسانوں کا قبلہ گاہ بنایا تاکہ گنبد نیلگوں کے نیچے بسنے والے سارے انسان اس مرکز ہدایت سے اپنے تاریک دلوں کے لیے اور فکر ونظر کی تنگیوں کو دور کرنے کے لیے تنویروں کے سوغات حاصل کرسکیں۔

خانۂ کعبہ کی حیثیت ایک ایسے سرچشمہ کی ہے جس سے سیراب ہونے کے بعد پھر کسی اور سرچشمے سے سیراب ہونے کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے، اس لیے کہ یہ رب کائنات کی عظمت وکبریائی کی جلوہ گاہ ہے، یہ مسلمانان عالم کے لیے پاور ہاؤس ہے، ان کے عقائد

واعمال کی درستگی کی میزان ہے، اسی کے گرد ان کے اعمال کی چکی گردش کرتی ہے اس لئے حج کی غرض سے آنے والے تمام مسلمانوں کے لیےضروری ہے کہ یہاں ان کو دین کی جو باتیں معلوم ہوں ان کو اپنے ہم وطنوں تک پہونچائیں۔

حج امن عالم کے قیام کا ذریعہ ہے

آج پوری دنیاہرطرح کے وسائل حیات سے مالامال ہے ،اختراعات وایجادات کے انبار سے دنیاکے بازار پٹے پڑے ہیں ہرطرح کی چیزوں کی ریل پیل وفراوانی ہے اگرنہیں ہے کوئی چیزتو وہ سکون وقرار امن وچین کی وہ نعمت جس کے بغیر دنیا کی تمام لذتوں کا مزہ پھیکا تمام وسائل بے قیمت ،تمام اسباب زندگی وجہ مصیبت وپریشانی ہیں خانہ کعبہ اوراس سے جڑے ہوئے تمام اعمال کو رب کائنات نے امن وشانتی کا ذریعہ قرار دیا ہے اس کا ارشاد ہے ”واذجعلنا البیت مثابۃ للناس وامنا“ یادکرووہ وقت وہ گھڑی وہ لمحہ جب ہم نے خانہ کعبہ کوتمام انسانوں کے لیے مرکز اور گہوارہ امن بنایا، ایک طرف خدا کا یہ اعلان ہے دوسری طرف انسانوں کی محرومی کا یہ عالم ہے کہ آج وہ امن کی دولت سے کوسوں دور ہیں، بیت اللہ آج پکار پکار کر مسلمانوں سے اور دنیا کے تمام انسانوں سے یہ کہہ رہا ہے کہ اگر تم امن کے متلاشی ہواوراپنی انفرادی واجتماعی زندگی میں اپنی سوسائٹی میں اپنی ملکی سیاست میں اپنی تجارت میں حتیٰ کہ اپنے حرب وضرب میں تو مرکز امن کی طرف پلٹ کر آؤ یہ دولت گراں بہا تم کو یہیں سے ملے گی، ااس سے جدا ہوکر اس سے رشتہ توڑ کر قیام امن کی تم جوبھی کوشش کروگے تمہاری وہ ساری کوششیں نقش برآب ثابت ہوں گی، تم اسلحوں کے ذریعہ میزائلوں کے ذریعہ، ایٹم بموں کے ذریعہ، اپنے کیمیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ اپنی بے پناہ طاقت اور وسائل کے ذریعہ امن کی دنیا نہیں بسا سکتے ہو، امن وشانتی کا سدابہار چمن اگر کھلیگا تو وہ اس گھر کی طرف پلٹ کر جو قیامت تک امن وامان کا لازوال گنجینہ اپنے دامن میں رکھتا ہے آج دنیا کے انسانوں کی سب سے بڑی پرابلم ومشکل فقدان امن ہے اور فقدان امن کوئی معمولی بات نہیں ہے جس معاشرے میں امن وسلامتی نہ ہو وہ انسانوں کا معاشرہ نہیں بلکہ وہ جانوروں اور درندوں کا جنگل ہے جہاں شب وروز خونخوار جانور ایک دوسرے کو دانت پیس پیس کر چبا جانے کا مظاہرہ کرتے ہیں سب سے بڑا مسئلہ جنس نایاب کی کمی ہے جس کی کمی بعد دنیا کے ساری لذتیں ہیچ وبے سود ہیں۔

حج اخوت ومساوات کا آئینہ دار ہے

تمام اسلامی عبادات سے امت مسلمہ کی اجتماعیت اتحاد، مساوات، اخوت کا اظہار ہوتا ہے، مگر یہ دلکش منظر جس قوت کے ساتھ حج کے اندر جلوہ گر ہوتا ہے اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ مختلف ملکوں کے رہنے والے مختلف زبانوں کے بولنے والے امیر وغریب کالے وگورے مرد وعورت ایک ہی دھن میں سرشار لبیک اللھم لبیک کی صدا لگاتے ہوئے شانہ بشانہ خدا کی کبریائی وعظمت کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی بندگی کا اظہار کرتے ہیں، یہاں کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے سب کو ایک ہی لباس زیب تن کرنا ہے، سب کو ایک ہی ساتھ تمام ارکان ادا کرنا ہے ایسا نہیں ہے کہ مزدلفہ میں کچھ لوگ جائیں اور کچھ لوگ نہ جائیں سب کو مزدلفہ وعرفات میں جاکر وہ اعمال انجام دینے ہیں جو خدا نے ان پر لازم وضروری قرار دیا ہے۔

حج کے اندر مسلمانوں کا یہ اتحاد یہ اخوت یہ مساوات واشگاف انداز میں ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آج حرم کے سائے میں جس

طرح تمہارے قلوب متحد ہیں، تمہارے دماغوں میں اپنے بھائیوں کے لیے ہمدردی کا جذبہ خالص موجزن ہے، اسی طرح پوری دنیا کے اندر تمہاری صفوں میں اتحاد ہونا چاہیے۔

آج جس طرح تم اپنے تمام اختلافات کو فراموش کر کے خدائے ذوالجلال کے دربارے میں حاضر ہوا اسی طرح تم اپنے شہروں میں اپنے محلوں میں جب خدا کے گھروں میں جاؤ تو تمہارے دل کینہ وحسد بغض وعداوت سے پاک ہوں اپنے بھائیوں کے لیے تمہارے دل کی گہرائیوں میں مرمٹنے کا وہ اتھاہ جذبہ ہو جس کی جھلک عہد صحابہ میں مسلمانوں کی زندگی میں دیکھنے کو ملتی ہے ایثار کا وہ نمونہ چشم فلک نے اس سے پہلے نہ کبھی دیکھا تھا اور نہ بعد میں دیکھا ہوگا کہ میدان جنگ میں زخموں سے چور پیاس کی شدت میں مبتلا ہیں پانی پلانے والا آتا ہے، اور وہ اپنے زخمی بھائی کو پلانا چاہتا ہے اتنے میں بغل سے دوسرے بھائی کی آواز آتی ہے پانی پانی، زخموں سے نڈھال توحید کا متوالا اپنے ساقی بھائی سے دوسرے کے پاس پانی لے جانے کو کہتا ہے جب وہ اس کے پاس پہونچتا ہے تو اس اثناء میں جان جان آفریں کے حوالے کر چکا ہوتا ہے، ساقی جب اس کے پاس سے پلٹ کر پہلے شخص کے پاس آتا ہے تو اس کو بھی وہ مردہ پاتا ہے۔

یہ ہے وہ اخوت وایثار جس کی عملی تصویر قرآن ہر دور میں پیش کرنے پر پوری امت مسلمہ کو ابھارتا ہے آقائے نامدار نے دینی اعتبار سے اخوت کا جو مفہوم قرن اول کے مسلمانوں کو سمجھایا تھا آج کا مسلمان اس مفہوم سے نہ صرف بے گانہ ہے بلکہ اس مفہوم سے بغاوت پر آمادہ ہے جب ہم اسلامی اخوت کے قصر کو مسمار کر دیں گے جو ہماری اجتماعی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے تو پھر ہمارا سماج کیسے مستحکم ہوگا ہماری ترقی ترقی یہ نہیں ہے کہ ہم انفرادی طور پر ترقی کر جائیں دراصل ہماری ترقی اسی وقت معتبر اور نتیجہ خیز ہوگی جب ہماری پوری قوم ترقی سے ہمکنار ہو۔

حج سے ہم کو یہ واضح پیغام ملتا ہے کہ ہم اپنی صفوں کو مضبوط بنائیں، اختلاف وانتشار کے اندھیروں سے نکل کر خدا کی رسی کو پوری قوت کے ساتھ تھام لیں، یہ امت آج خارجی وداخلی دونوں خطروں سے دوچار ہے اس کا داخلی خطرہ خارجی خطرے سے زیادہ خوفناک ہے ، اور وہ ہے گروہ بندی ذات وبرادری کے نام پر مختلف خانوں میں تقسیم ان امراض کے ہوتے ہوئے کیا اس امت کے لیے یہ ممکن ہے کہ وہ دنیا کی قیادت کے مقام پر فائز ہو جائے کوئی بھی صاحب عقل وشعور اس کو تسلیم نہیں کر سکتا حج کا موسم ہے مسلمانوں اپنے اندر بنیادی تبدیلی پیدا کرو یہ حج کا موسم تمہارے لیے اتحاد واخوت کا پیغام لے کر آیا ہے اس پر کان دھرو نہیں تو ''تمہاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں''

حج روحانیت ومادیت کا جامع نمونہ ہے

”لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلامن ربکم“ قرآن کی زبان میں فضل رزق حلال کو کہتے ہیں رزق حلال کی تلاش کو خدا نے فرض قرار دیا ہے اور امت مسلمہ کو اس میدان

میں تگ ودو کرنے پر ابھارا ہے کیونکہ معاش زندگی کی وہ بنیادی ضرورت ہے جس سے صرف نظر کرنے والا سوائے تباہی کے اپنے لیے کچھ اور فراہم نہیں کرتا مذہب اسلام جو زندگی کی ایک ایک کل کی اصلاح کا علمبردار ہے اس سے یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ موسم حج کے اندر کسب معاش کے پہلو کو نظر انداز کر دیے اور عالمی سطح پر کاروبار کے ایک شاندار موقع کو ہاتھ سے جانے دے چنانچہ اس نے ارکان حج کی ادائیگی کے ساتھ

ساتھ عالمی تجارت کی نہ صرف اجازت دی بلکہ اسلامی تعلیمات کا جائزہ لینے کے بعد اس کی تحسین کا پہلو بے نقاب ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے، قرآن کا یہ اعلان ”لیس علیکم جناح أن تبتغوا فضلامن ربکم“،کوئی معمولی اعلان نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ خاص طور پر حجاج کرام کے لیے یہ ایک ہدایت نامہ ہے کہ اپنی معاشی پوزیشن کو مضبوط بناؤ ایسا نہ ہو کہ تم حج کر کے جاؤ تو مالی اعتبار سئے بالکل تہی دست ہو جاؤ۔

جب حج جیسے عبادتی ماحول میں امت کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے تو غیر عبادتی زمانے میں اس کو اس سے کیا پیغام ملتا ہے آج اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے مسلمانوں میں جن لوگوں کو اسلام کی آفاقی وانقلابی تعلیمات کا علم نہیں ہے وہ ایام حج میں کاروبار و تجارت کو اسلام کے منافی عمل قرار دیتے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا نقطۂ نظر اسلامی ہے ان کی سوچ اسلام کے اجتماعی و مادی تعلیمات کے خلاف ہے ان کو چاہئے کہ اپنی سوچ کو بدلیں اور قرآن نے کسب معاش کے تعلق سے جو رہنما اصول بیان کیے ہیں ان کو اپنی زندگی میں برتیں تا کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنی معاشی اصلاحات کی بہتر و نتیجہ خیز تدبیریں کر سکیں۔

مختصر یہ کہ حج اسلام کا صرف مذہبی رکن نہیں بلکہ وہ اخلاقی معاشرتی، اقتصادی سیاسی یعنی قومی وملی زندگی کے رخ اور ہر پہلو پر حاوی اور مسلمانوں کی عالمگیر و بین الاقوامی حیثیت کا سب سے بلند مینارہ ہے۔